www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

خواب

مطلع:۔ یادِ ثنائے آلِ محمدؐ تو فرض ہے

عبادت

یاد و ثنائے آلِ محمدؑ تو فرض ہے

www.emarsiya.com

جاں دیجے بھی جو سر سے نہ اترے وہ قرض ہے
پیشِ خدائے حاضر و ناظر یہ عرض ہے
جب تک نظامِ دورِ سماوات و ارض ہے
مدِّ نظر وقارِ درِ مصطفیٰؐ رہے
اور لب پہ نام پنجتنِ پاک کا رہے

امکان یہ بھی ہے کہ زمانہ بُرا رہے
ممکن ہے کل زباں پہ قدغن لگا رہے
لیکن حضورِ مہدی دیں سر جھکا رہے
لب بند ہوں۔ دلوں میں مگر کربلا رہے
فردِ عمل ہے آئینہ دل وہ صاف ہو
اصل اصول سے نہ کہیں انحراف ہو

سایہ علم کا سر پہ رہے دل میں کربلا
آنکھوں سے ایک اشک ڈھلے ہو کے مرثیا
بس ایک آہ سرد ہو ماتم حسینؑ کا
اور ہو سکے تو شان سے جاری ہو سلسلا
تفریق ناگوار ہے ذکرِ حسینؑ میں
سب ہیں عزیز بزمِ شہؑ مشرقین میں

مسلک تو صرف دو ہیں کوئی تیسرا نہیں
ہے حُبِّ اہلبیت روا۔ یا روا نہیں
ہو شدّتوں کا ذکر تو پھر انتہا نہیں
پھر تو رسولؐ ایک طرف ہیں خدا نہیں
ہم کیا کہیں کہ قول خدا کے نبیؐ کا ہے
ایماں کا رُخ اُدھر ہے جدھر رخ علیؑ کا ہے

www.emarsiya.com

عبادت

سرکارِ دو جہاں کی محبت ہے زندگی
مولا علی کے در سے عقیدت ہے زندگی
لاریب اہل بیت کی چاہت ہے زندگی
ذکرِ غمِ حسین کی مہلت ہے زندگی

ان میں سے ایک بھی جو نہیں زندگی نہیں
اس گھر سے بے رُخی تو خدا دوستی نہیں

انساں کو خواہشِ ابدیت ضرور ہے
اک نشہ ہے یہ کیف ہے۔ حظ ہے سرور ہے
لیکن یہ بات عقل کے منصب سے دور ہے
فکرِ دوام فکر و نظر کا قصور ہے

آزاد ہوگا وہ جو بقیدِ حیات ہے
جس کو فنا نہیں وہ فقط ایک ذات ہے

اپنا تو روزگار یہی مشغلا یہی
ذکرِ حسین ہوتا رہے مدعا یہی
اپنی تو ابتدا بھی یہی انتہا یہی
اپنے تو لب پہ شام و سحر ہے دعا یہی

جب دم مرے لبوں پہ خدائے قدیر ہو
میری زباں پہ نام جناب امیر ہو

www.emarsiya.com

عبادت

پھر یہ بھی سوچتا ہوں کہ یہ خواب ہی تو ہے
خوابوں میں اپنی فکر بھی آتی ہے سامنے
لیکن مرے خیال میں بھی تھی نہ کوئی شے
کب مرے لاشعور میں تھے ایسے مسئلے

پھر لاشعور میں یہ تصوّر کہاں کا تھا
رہتا ہوں میں زمیں پہ بیاں آسماں کا تھا

دیکھا ہے میں نے خواب میں بیحد حسیں جواں
چہرا تھا گویا حُسنِ مکمل کا ترجماں
ایسا حسین و تازہ تبسّم کہ گلستاں
مصرع سنو یہ کہہ کے مخاطب تھا مہرباں

افلاک کب بنے یہ مرے جد سے پوچھیے
مقصد عیاں تھا صاف محمدؐ سے پوچھیے

آیا تھا بس وہ سامنے پردہ کی آڑ سے
گھونگھر تھا ہلکا ہلکا سا بھورے سے بال تھے
اک جسم بن کے نور تھا آنکھوں کے سامنے
تھا حُسن بھی شباب پہ دن بھی شباب کے

میری زباں بھی گنگ ہے۔ عاجز قلم بھی ہے
یہ بھی گمان تھا پسِ پردہ علم بھی ہے

www.emarsiya.com

عبادت

یہ اس حبیبؐ حق کا مقرب ضرور تھا
اتنا قریب جس نے بلا فصل جد کہا
مولا علیؑ سے مہدیؑ دیں تک ہے سلسلا
اس سلسلے میں اول و آخر کا فرق کیا

شاہد حدیث ہے مرے فکر و بیان پر
اک سلسلہ ہے نام محمدؐ زبان پر

افلاک سے تو پہلے محمدؐ کا نور تھا
اور اس سے قبل ذکر ہے خالق کی ذات کا
افلاک کب بنے کی گواہی کا واسطا
ہے صرف ایک ذات محمدؐ سے برملا

تخلیق اولیں ہیں محمدؐ خدا گواہ
اور وہ امام وقت کے ہیں جد خدا گواہ

وارث یہی نبیؐ کے یہی نور عین بھی
یہ وارث علیؑ بھی حسنؑ بھی حسینؑ بھی
آگاہِ کربلا بھی۔ گواہ حسینؑ بھی
قائمؑ بھی۔ منتقم بھی ہے شر مشرقین بھی

تا حشر بزم اہل بکا میں شریک ہیں
پردہ میں رہ کے اہل عزا میں شریک ہیں

www.emarsiya.com

ہم تم ہیں کیا کہ صاحبِ محفل یہی تو ہیں
شبیرؑ کی حیات کا حاصل یہی تو ہیں
سینہ میں کائنات کے اک دل یہی تو ہیں
طوفاں بھی جانتے ہیں کہ ساحل یہی تو ہیں
ہاں فتح آخری کے یہی تاجدار ہیں
صدیاں گذر گئی ہیں کہ یہ سوگوار ہیں

یہ نائبِ رسولؐ خدائے قدیر ہیں
یہ صاحبِ زمانہ ہیں یہ دستگیر ہیں
مثلِ محمدؐ عربی۔ بے نظیر ہیں
یہ وارثِ ذوالفقار جنابِ امیرؑ ہیں
سالارِ فوج بادشاہ مشرقین بھی
تعمیلِ حکم رب کے لئے ہیں حسینؑ بھی

www.emarsiya.com

یہ بارھویں محمدؐ عالیجناب ہیں
یعنی خدائے پاک کا یہ انتخاب ہیں
یہ رحمتِ خدا ہیں یہی بوترابؑ ہیں
یہ وارثِ علیؑ و رسالتؐ مآب ہیں
اب تو فضائے دیر و حرم انکے ہاتھ ہے
عباسؑ کے علم کا بھرم انکے ہاتھ ہے

عبادت

اپنے حواسِ خمسہ ہیں محدود اس قدر
جاتی نہیں نگاہ حدوں کو پھلانگ کر
گو ذہن دوڑ جاتا ہے کچھ ڈھونڈنے مگر
پھرتا ہے بس فضا میں تصوّر اِدھر اُدھر
پروازِ فکر پر بھی ہیں پہرے لگے ہوئے
یہ دائرے وسیع سبھی ہیں نپے ہوئے

رفتار سے شعاع کی جب ہو کوئی سفر
تو وقت ٹھہر جاتا ہے اپنے مقام پر
بستر بھی گرم رہتا ہے ہوتی نہیں سحر
زنجیرِ در بھی ہلتی ہی رہتی ہے بے اثر
تحقیق نو کی رو سے تو کچھ آج کہتے ہیں
صدیوں سے اہلِ حق اسے معراج کہتے ہیں

www.emarsiya.com

رفتار روشنی سے بھی جو تیز ہو کہیں
خود وقت الٹے پاؤں پلٹتا ہے یا نہیں
تازہ تصوّرات ہیں اس بات کے امیں
ہم جس کو حال کہتے ہیں ماضی بھی ہے وہیں
یعنی جو روشنی سے بھی کچھ تیز جائیں گے
وہ تو پلٹ کے عہدِ گذشتہ میں آئیں گے

عبادت

افلاک کیا ہیں۔ اسکو تصوّر میں لائیے
یہ تہ بہ تہ نہیں ہیں اسے بھول جائیے
مانا بلندیاں ہیں۔ مگر یہ بتلائیے
ایسی ہیں کیا۔ کہ زینہ پہ زینہ لگائیے
یہ وہ بلندیاں ہیں جنہیں ارتقا کہیں
جاتا ہوا کمال تک اک راستا کہیں

دو وسع ایک سطح ہے یک وسع ہے سطر
سہ وسع مادہ ہے کہ شامل ہیں خشک و تر
ملتی ہے عرض و طول و عمق کی یہاں خبر
چہ وسع چیز پر نہیں انسان کی نظر
یہ وسعی ارتقا میں تصوّر کی جان ہے
ہر ایک طیفہ اپنی جگہ اک جہان ہے

سہ وسع وہ نظام ہے جو مادّہ کا ہے
اور اب چہار وسع تصوّر ہے سامنے
رفتار چوتھی وسع ہے قائم ہے وقت سے
جس سے کہ ختم ہوتے ہیں صدیوں کے فاصلے
معراج ہے کہاں سے کہاں تک کا فاصلہ
واپس ہے لامکاں سے مکاں تک کا فاصلہ

عبادت

مولا علیؑ کو جب بھی پکارا رسولؐ نے
رفتار کیا ہے۔ فاصلہ کیا۔ سب بدل دیئے
آواز بھی پہنچ گئی، نائب بھی آ گئے
قصّے نہیں ہیں اب تو دلائل کی بات ہے
ہاں فاصلہ، نہ وقت، نہ رفتار دیکھئے
بس صرف حکم احمد مختار دیکھئے

آگے رموز کیا ہیں یہ قدرت سے پوچھئے
یا فائزِ مقام نبوّتؐ سے پوچھئے
یا قائمِ وقارِ امامتؑ سے پوچھئے
افلاک کیا ہیں حضرت حجتؑ سے پوچھئے
علمِ خدا کسی کو خدا نے دیا نہیں
آلِ رسولؐ جانتے ہیں دوسرا نہیں

اب کربلا میں آیئے اور فرق دیکھئے
بیعت طلب یزید ہوا فوج بھیج کے
اور وہ بھی کس سے راکبِ دوشِ رسولؐ سے
محدود ذہن اور یہ دعوے بڑے بڑے
اس مسئلہ کو تخت سے آگے نہ پا سکا
شبّیر چیز کیا ہیں سمجھ میں نہ آ سکا

www.emarsiya.com

عبادت

بدر و احد کی جنگ کے کشتوں کی نسل سے
جو بچ گئے، تھے گھات میں اب تک لگے رہے
سفیانیت ابھر کے پھر آئی جو سامنے
جانِ محمدِ عربی۔ اُٹھ کھڑے ہوئے
اب غور کیجئے۔ یہ لڑائی کہاں کی ہے
پہنچی کہاں یہ آگ، لگائی کہاں کی ہے

کثرت پہ اپنی فوج کی نازاں تھے اہلِ شر
قرآں بکف ادھر تھا یداللہ کا پسر
مانا کئی ہزار کی وہ فوج تھی مگر
تاریخ نے دہائیاں دیں چیخ چیخ کر
سر دے کے حق کی جنگ بہتر نے جیت لی
سچ پوچھئے تو جنگ تو اصغرؑ نے جیت لی

www.emarsiya.com

معصوم کو شہید کیا۔ جرم تو بتاؤ
الزام تو لگاؤ۔ کوئی بات تو بناؤ
قرآن پر یقین ہے، لاؤ کتاب لاؤ
اجداد پر یہ ضرب ہے سنبھلو اسے بچاؤ
ہجرت نبی کی وجہ کیا تھی، اگر تم مرے نہ تھے
اصغرؑ کے جد کے تم ہی تو دشمن ہوئے نہ تھے

عبادت

اپنے حواسِ خمسہ ہیں محدود اس قدر
جاتی نہیں نگاہ حدوں کو پھلانگ کر
گو ذہن دوڑ جاتا ہے کچھ ڈھونڈھنے مگر
پھرتا ہے بس فضا میں تصوّر اِدھر اُدھر
پروازِ فکر پر بھی ہیں پہرے لگے ہوئے
یہ دائرے وسیع سبھی ہیں نپے ہوئے

رفتار سے شعاع کی جب ہو کوئی سفر
تو وقت ٹھہر جاتا ہے اپنے مقام پر
بستر بھی گرم رہتا ہے ہوتی نہیں سحر
زنجیرِ در بھی ہلتی ہی رہتی ہے بے اثر
تحقیقِ نو کی رو سے تو کچھ آج کہتے ہیں
صدیوں سے اہلِ حق اسے معراج کہتے ہیں

www.emarsiya.com

رفتار روشنی سے بھی جو تیز ہو کہیں
خود وقت الٹے پاؤں پلٹتا ہے یا نہیں
تازہ تصوّرات ہیں اس بات کے امیں
ہم جس کو حال کہتے ہیں ماضی بھی ہے وہیں
یعنی جو روشنی سے بھی کچھ تیز جائیں گے
وہ تو پلٹ کے عہدِ گذشتہ میں آئیں گے

عبادت

افلاک کیا ہیں۔ اسکو تصور میں لائیے
یہ تہ بہ تہ نہیں ہیں اسے بھول جائیے
مانا بلندیاں ہیں۔ مگر یہ بتائیے
ایسی ہیں کیا۔ کہ زینہ پہ زینہ لگائیے
یہ وہ بلندیاں ہیں جنہیں ارتقا کہیں
جاتا ہوا کمال تک اک راستا کہیں

دو وسع ایک سطح ہے یک وسع ہے سطر
سہ وسع مادہ ہے کہ شامل ہیں خشک و تر
ملتی ہے عرض و طول و عمق کی یہاں خبر
چہ وسع چیز ہم نہیں انسان کی نظر
یہ وسعی ارتقا میں تصور کی جان ہے
ہر ایک طبقہ اپنی جگہ اک جہان ہے

www.emarsiya.com

سہ وسع وہ نظام ہے جو مادہ کا ہے
اور اب چہار وسع تصور ہے سامنے
رفتار چوتھی وسع ہے قائم ہے وقت سے
جس سے کہ ختم ہوتے ہیں صدیوں کے فاصلے
معراج ہے کہاں سے کہاں تک کا فاصلہ
واپس ہے لامکاں سے مکاں تک کا فاصلہ

عبادت

مولا علیؑ کو جب بھی پکارا رسولؐ نے
رفتار کیا ہے۔ فاصلہ کیا۔ سب بدل دیئے
آواز بھی پہنچ گئی، نائب بھی آ گئے
قصّے نہیں ہیں اب تو دلائل کی بات ہے
ہاں فاصلہ، نہ وقت، نہ رفتار دیکھئے
بس صرف حکم احمد مختار دیکھئے

آگے رموز کیا ہیں یہ قدرت سے پوچھئے
یا فائزِ مقام نبوتؐ سے پوچھئے
یا قائم وقار امامتؑ سے پوچھئے
افلاک کیا ہیں حضرت حجتؑ سے پوچھئے
علم خدا کسی کو خدا نے دیا نہیں
آلِ رسولؐ جانتے ہیں دوسرا نہیں

www.emarsiya.com

اب کربلا میں آیئے اور فرق دیکھئے
بیعت طلب یزید ہوا فوج بھیج کے
اور وہ بھی کس سے راکب دوش رسولؐ سے
محدود ذہن اور یہ دعوے بڑے بڑے
اس مسئلہ کو تخت سے آگے نہ پا سکا
شبّیر چیز کیا ہیں سمجھ میں نہ آ سکا

عبادت

بدر و احد کی جنگ کے کشتوں کی نسل سے
جو بچ گئے تھے گھات میں اب تک لگے رہے
سفیانیت ابھر کے پھر آئی جو سامنے
جانِ محمدؐ عربی۔ اٹھ کھڑے ہوئے
اب غور کیجیے۔ یہ لڑائی کہاں کی ہے
پہنچی کہاں یہ آگ، لگائی کہاں کی ہے

کثرت پہ اپنی فوج کی نازاں تھے اہلِ شر
قرآں بکف ادھر تھا یداللہ کا پسر
مانا کئی ہزار کی وہ فوج تھی مگر
تاریخ نے دہائیاں دیں چیخ چیخ کر
سر دے کے حق کی جنگ بہتر نے جیت لی
سچ پوچھیے تو جنگ تو اصغرؑ نے جیت لی

www.emarsiya.com

معصوم کو شہید کیا۔ جرم تو بتاؤ
الزام تو لگاؤ۔ کوئی بات تو بناؤ
قرآں پہ یقین ہے، لاؤ کتاب لاؤ
اجداد پر یہ ضرب ہے سنبھلو اسے بچاؤ
ہجرت نبیؐ کی وجہ کیا تھی، اگر تم مرے نہ تھے
اصغرؑ کے جد کے تم ہی تو دشمن ہوئے نہ تھے

عبادت

ہے کربلا سیاست اموی کا آئینہ
جس میں ابھر کے آگیا فرزند مصطفیٰؐ
جب کل کفر حق کے مقابل میں آچکا
بن کر ستونِ کعبہ اٹھے ابنِ مرتضےٰؑ
پتھر کے بت نہیں ہیں رعونت کا دور ہے
تاریخ مانتی ہے کہ یہ وقت اور ہے

اب ہیں حسینؑ اور بہتّر خدا شناس
ایک ایک با شریعت و با ہوش و با حواس
لاکھوں کی فوج آگے کھڑی ہو تو کیا ہراس
کس چیز کی کمی تھی بھلا شاہ دیں کے پاس
بن کر ثبوت آیۂ ذبح عظیم کا
پورا کیا خلیل سے وعدہ کریم کا

اکبر کو وقت مانگ رہا ہے حسینؑ سے
عبّاس سامنے ہیں ابھی تک علم لئے
اصغر ہیں اپنے جھولے میں بے سدھ پڑے ہوئے
قاسم کی لاش خیمہ میں شبیرؑ لا چکے
اہل حرم ہراس کو ٹالے ہوئے سے ہیں
شبیر اپنے دل کو سنبھالے ہوئے سے ہیں

www.e...rsiya.com

طوفان غم ہے اشک نہیں بھی تو کیا نہیں
قسمت یہ چاہتی ہے کہ یہ داغ بھی سہیں
وہ چند ساعتیں ہی سہی کھل کے کیا کہیں
عباسؑ تم جہاں میں نہ ہو اور ہم رہیں

تم خود بتاؤ کیسے گوارا کریں گے ہم
عباسؑ کہئے کس کو پکارا کریں گے ہم

عباسؑ تم نہ ہو تو سکوں کیسے آئے گا
اکبر کی لاش اٹھانے کو پھر کون جائے گا
حیدر کے ورثہ دار علم کون اٹھائے گا
ہم جب گریں گے رن میں ہمیں کون لائیگا

www.emarsiya.com

عباس ہم میں دم نہیں تم چھوڑے جاتے ہو
بھائی سے ایسے وقت میں منہ موڑے جاتے ہو

جاتے ہو نہر تک تو مری جاں فرد جاؤ
مشک سکینہؑ ساتھ لو کچھ پانی بھر کے لاؤ
حملہ کرو نہ کوئی۔ ہر اک ضرب کو بچاؤ
دنیا رکھے گی یاد یہ بھائی کا دکھ دکھاؤ

تلوار کے دھنی ہو۔ لڑائی میں شیر ہو
جس پر علیؑ کو ناز رہا وہ دلیر ہو

عبادت

عبّاس نے یہ سن کے جھکایا سرِ ادب
ماں اپنی یاد آئیں۔ کیا دل میں شکرِ رب
حسرت سے دیکھتے رہے صورت شہِ عرب
عباس نے کہا کہ سکینہ۔ لو آؤ اب
مشکیزہ لاؤ۔ ہمکو اجازت ملی تو ہے
تا نہر جانے آنے کی رخصت ملی تو ہے

عباس کیا روانہ ہوئے حشر اٹھ گیا
تھاما کمر کو۔ بیٹھ گئے سبطؑ مصطفیؐ
تصویرِ مرتضیٰؑ کی تھے فرزندِ مرتضیٰؑ
www.emarsiya.com
پایا رخِ مزاج۔ فرس ہو گیا ہوا
صحرا کی گرد کاہکشاں ہو کے رہ گئی
فوجِ سیاہ کا دھواں ہو کے رہ گئی

جو راہ روکنے کو بڑھا کٹ کے رہ گیا
دہشت جو کھا گیا۔ وہ پرے مٹ کے رہ گیا
رستا بنا تو لاشوں سے وہ پٹ کے رہ گیا
دریائے فوج۔ اِدھر اُدھر ہٹ کے رہ گیا
موسیٰؑ عصا لئے ہوئے جیسے گذر گئے
پہرے پہ جو تھے بھاگ گئے یا وہ مر گئے

عبادت

دہشت کے مارے۔ بھاگ نہ پاتے تھے نابکار
پس پس کے ہوتے جاتے تھے خود راہ کا غبار
کرتا تھا جو۔ وہ کہتا تھا اوروں سے ہوشیار
کیا بے دریغ چلتی تھی شمشیر آبدار

اب خوف جاں تھا۔ اور وہ کل فوج شام تھی
دریا نہ روکے لے تو خدائی تمام تھی

رفتار کچھ سمند کی اس درجہ تیز تھی
فوجوں کے غول سے بھی سواری نہ رک سکی
جانِ وفا نے بڑھ کے ترائی جو چھین لی
جھپکی پلک، وہ فوج ہٹی، نہر آگئی

پہنچا کنار نہر جو پرچم حیات کا
ہلچل ہوئی، چھلک اٹھا پانی فرات کا

گھوڑے نے پیر ڈال کے دریا میں دم لیا
کیا دیکھتا ہے۔ گھوڑے سے عباس نے کہا
اب اس کے بعد کیا ہو۔ کسے ہے خبر بھلا
سیراب ہولے جیسے تو کچھ دور ہیں ذرا

تھی یاد سب کی تشنہ دہانی۔ نہ پی سکا
سنتے تو ہیں۔ سمند بھی پانی نہ پی سکا

www.emaasiya.com

عبادت

فرزند بوترابؑ زمین پر ہے تشنہ لب
مشکِ سکینہؑ ریت پہ خالی پڑی ہے اب
بزدل ہزاروں دور کھڑے دیکھتے ہیں سب
نزدیک ہی پڑا ہے نشانِ شہؑ عرب
باز دگرا ہے بادشہ مشرقین کا
دم توڑتا ہے شیر سا بھائی حسینؑ کا

عباسؑ نے جو حق تھا علم پر جتا دیا
اکبرؑ نے داستان کو حقیقت بنا دیا
اصغرؑ نے حدِ صبر کا نقشہ دکھا دیا
سبط نبیؑ نے اپنا بھرا گھر لٹا دیا
نیزہ پہ سر حسینؑ کا پہروں علم رہا
یہ اک ثبوت تھا کہ وہ ثابت قدم رہا

www.emarsiya.com

فرزندِ فاطمہؑ کی تو میت ہے بے کفن
گھوڑوں کے سم سے روندا ہوا پاش پاش تن
لوٹے گئے ہیں خیمے۔ گرفتار ہے بہن
فریاد ہے اب آپ سے شاہنشہ زمن
اجڑے ہوؤں کو اور ستاتے ہیں اہل کیں
پڑھ پڑھ کے کلمہ لوٹتے جاتے ہیں اہل کیں

مشکیزہ بھر کے نہر سے نکلا جو وہ جری
موجود راہ روکنے کو کل سپاہ تھی
وہ بھی تو ڈٹ گئے تھے جو ٹھہرے نہ تھے کبھی
عباس نے بھی تیغِ دو دم بے نیام کی
مشک و علم کی خیر۔ لڑائی بلا کی ہے
تنہا یہ حملے ہوتے ہیں۔ یورش جفا کی ہے

سینہ پہ تیر روک رہے ہیں چھپا کے مشک
تیغوں کی اور نیزوں کی زد سے بچا کے مشک
اب کوئی دم میں خیمہ میں رکھدیں گے جا کے مشک
بچوں کو کچھ سکون تو حاصل ہو پا کے مشک
کس کو خبر تھی مشک و علم ساتھ جائیں گے
جعفر کی طرح شانوں سے اب ہاتھ جائیں گے

www.emarsiya.com

عباس نے نہ ہاتھ کو دیکھا نہ تیغ کو
مشکیزہ اب بھی ساتھ ہے آگے جو ہو سو ہو
فوج لعین میں شور تھا نیزوں پہ روک لو
سینہ کے ساتھ ساتھ ہی مشکیزہ چھید دو
آیا نہ ایک حرف۔ بہشتی کی آن پر
راہِ وفا میں کھیل گئے اپنی جان پر

عبادت

ان قیدیوں میں جانِ فصاحت یہ کون ہے
سب سے الگ ہے شانِ فصاحت یہ کون ہے
گیتی پہ آسمانِ فصاحت یہ کون ہے
ہاں صاحبِ زبانِ فصاحت یہ کون ہے
کیا نام ہے بتاؤ کوئی۔ اس اسیر کا
کیا واسطا ہے اس سے جناب امیرؑ کا

آواز ایک آئی یہ ہے جانِ مرتضےٰؑ
نانا کو اس کے کہتے ہیں محبوبِ کبریا
بابا ولی ہے، نانا نبیؐ یہ ہے مرتبا
میں اس کی ماں ہوں۔ نام سنا ہوگا فاطمہؑ
حرمت کو اس کی آج جو پہچانتے نہیں
زینبؑ کو میرے باپ کے وہ جانتے نہیں

خواہر ہے یہ شہید کی زینبؑ ہے اس کا نام
قیدی اسے بنا کے نہ ہوں شاد اہلِ شام
اس کے ہی اب سپرد ہے تیغِ زباں کا کام
بھائی بھی تھا امام۔ بھتیجا بھی ہے امام
ثابت قدم رہی ہے ہر اک امتحان میں
حق بولتا ہے آج اسی کی زبان میں

www.emarsiya.com

کیا یہ سمجھ رہے ہو یہاں ختم کام ہے
اس بھول میں نہ رہنا کہ یہ اختتام ہے
اک سلسلہ سے نام محمدؐ وہ نام ہے
جو آخری ہے اس کے سپرد انتقام ہے
پیاسا رکھا ہے آلِ شہِ مشرقین کو
تم نے سموں سے روندا ہے نعشِ حسینؑ کو

لوٹا ہے تم نے خیموں کو آلِ رسولؐ کے
خیموں میں تم نے آگ دی اور اس پہ شاد تھے
قیدی بنا کے بیبیوں کو لے کے تم چلے
پشتِ امامِ وقت پہ درّے بھی تو لگے
لوٹا ہے تم نے آلِ رسولؐ کریم کو
تم نے طمانچے مارے ہیں طفلِ یتیم کو

www.emarsiya.com

تحقیر تم نے کی ہے خدا کے رسولؐ کی
اپنی طرف سے کوئی کسر ہی نہیں رکھی
اے شامیو۔ مدینہ کی بستی اجاڑ دی
روتی رہی حسینؑ کی میت پہ بے کسی
پڑھ پڑھ کے کلمہ بادشہ مشرقین کا
نیزہ پہ لے کے نکلے ہو تم۔ سر حسینؑ کا